پارلیمانی ایس ڈی جی سیکرٹریٹ

حوالہ نمبر:قومی اسمبلی ،2020-21ء
مورخہ: 15جولائی، 2020ء

معزز ممبران ،
قومی اسمبلی پاکستان،

موضوع : **ضوابط کی خلاف ورزی کی وجہ سے نجی تعلیمی اداروں کی جانب سے والدین اور طلباء کا استحصال اور آئی سی ٹی پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹ ریگولیٹری اتھارٹی کی جانب سے انضباطی نگرانی کا فقدان۔**

ایگزیکٹو کا خلاصہ:

یہ معاملہ اسلام آباد کے نجی تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم 400،000 سے متعلق ہے جو نجی تعلیمی اداروں کی کارروائیوں اور قوانین کی خلاف ورزیوں کا شکار ہیں۔مضطرب والدین نجی تعلیمی اداروں کی جانب سے وصول کی جانے والی فیسوں میں غیر قانونی اور بے تحاشا اضافے کے خلاف احتجاج کرتے رہے ہیں جوہ نہ صرف ٹیوشن فیس اور دیگر اخراجات کے تعین سے متعلق ضوابط کی خلاف ورزی ہے بلکہ ان کی زیادتیاں پہلے سے مالی دباؤ کا شکار والدین کی پریشانیوں میں اضافہ کر رہی ہیں۔

سرکردہ نجی تعلیمی اداروں نے اپنے وسائل اور نظام پر اثر و رسوخ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ، ہر وفاقی حکومت کو سپریم کورٹ اور اسلام آباد ہائیکورٹ میں چیلنج کیا کہ وہ پیرا ایکٹ 2013 اور آئی سی ٹی پیرا قوانین 2016 پر عمل درآمد بند کرے ، خاص طور پر اس سے متعلق ایکٹ / قواعد کی تصریح پر جو۔ پی ای آئی آر اے کی منظور شدہ فیس پر عملدرآمد سے متعلق ہے ، جس کے نتیجے میں اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری کے نجی تعلیمی اداروں / اسکولوں میں داخلہ لینے والے بچوں کے والدین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

یہ ستم ظریفی ہے کہ ایک جانب نجی اسکول متعدد سہولیات /سبسڈی ، حکومت میں مشاورتی کردار ، مفت سہولیات کے پلاٹ اور دیگر چھوٹ حاصل کر تے ہیں لیکن دوسری جانب وہ اپنی فیس اور معیارات کو باقاعدگی سے متعلق حکومت / ریگولیٹر کے جائز اتھارٹی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کابینہ سیکرٹریٹ سے متعلق سینیٹ کی قائمہ کمیٹی کو پیش کردہ ایک دستاویز میں بتایا گیا کہ نجی تعلیمی اداروں کی انتظامیہ وفاقی دارالحکومت اور اس کے مضافاتی علاقوں میں قریب صفر لاگت پر قیمتی اراضی حاصل کئے تھے اورانتہائی قیمتی پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے وقت حلف نامہ پیش کیا تھا کہ وہ غریب اور نادار بچوں کو تعلیم فراہم کریں گے اور ان سے بہت کم فیس لیں یا کوئی فیس نہیں لیں۔ فلاحی کے پلاٹوں کے لئے خود ہی اپنے حلف کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ، یہ نجی اسکول اپنے طلباء سےغیر متوقع منافع کے مارجن کے ساتھ بھاری فیس وصول کرتے ہیں۔

یہ واضح رہے کہ اسلام آباد کے 90 فیصدسے زیادہ نجی تعلیمی اداروں / اسکولوں نے پی ای آئی آر اے کے ساتھ اپنی رجسٹریشن کی تجدید نہیں کرائی ہے اور غیر قانونی طور پر کام کررہے ہیں اور حکومت اور والدین یہ اسکول 2018ء کے سی اے1095 پر معزز سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلےکے بعد بھی عمل نہیں کررہے ہیں۔جس میں کیا گیا ہے کہ پرائیوٹ اسکول اپنی مرضی سے فیسیں نہیں بڑھا سکتے اور انہیں فیس میں اضافے کے جواز کے ساتھ ان کے آڈٹ شدہ کھاتوں ، اخراجات ، محصول ، کھلی سماعت کے بعد انضباطی اتھارٹی سے منظوری لینا ضروری ہے۔

ایک طرف غفلت اور نجی تعلیمی اداروں /اسکولوں کی باقاعدہ نگرانی کے فقدان کی وجہ سے ایک طرف لاکھوں طلباء کے بنیادی حقوق کو نقصان پہنچا ہے ، دوسری طرف اس نے معیار اور معیاری تعلیم پر سمجھوتہ کیا ہے۔

2) آئین پاکستان میں بنیادی تعلیم کے بنیادی حق

i. آئین پاکستان 1973 کے آرٹیکل A-25 میں اس بات کی صراحت کی گئی ہے کہ ریاست پانچ سے سولہ سال کے تمام بچوں کو اس طرح سے مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے گی جو قانون کے ذریعہ طے کی جاسکے۔

ii. یہاں یہ ذکر کرنا مناسب ہے کہ تعلیم کا حق بنیادی حق میں سے ایک ہے کیونکہ آئین کے آرٹیکل 9 میں شامل حق زندگی سے براہ راست وہی شامل ہے۔ شہلا ضیاء بمقابلہ واپڈا (پی ایل ڈی 1994 ایس سی 693) کیس میں عدالت نے مشاہدہ کیا کہ لفظ ''زندگی'' بہت اہم ہے کیونکہ اس میں انسانی وجود کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ زندگی کی تعریف نہیں کی گئی ہے
لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو صرف پودوں یا جانوروں کی زندگی تک ہی محدود کیا جاسکتا ہے یا صرف وجود سے تصور تک موت تک محدود کیا جاسکتا ہے۔ اس نے یہ بتایا کہ زندگی میں ایسی تمام تر سہولیات شامل ہیں ، جس کا آزاد ملک میں پیدا ہونے والا فرد قانونی اور آئینی طور پر لطف اٹھانے کا حقدار ہے۔

iii. آئین پاکستان کے مطابق ، ریاست میں بنیادی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ تعلیمی ادارے قائم کرے اور ان کے کاموں کا موثر انداز میں انتظام کرے۔ ایک ہی وقت میں ، نجی تعلیمی اداروں کو مناسب ریگولیٹری میکانزم کے ذریعے ریگولیٹ کرنے کی ضرورت ہے۔ ریاست اپنی ذمہ داریوں کو ریاست کی ملکیت یا ریاست کے تسلیم شدہ نجی تعلیمی اداروں کے ذریعے ادا کرسکتی ہے۔ تاہم ، جب ریاست نجی تعلیمی اداروں کو تسلیم کرتی ہے ، تو وہ آئین کے تحت اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے ان اداروں کے توسط سے ایک ادارہ تشکیل دیتی ہے۔ لہذا ، تعلیم کی دستیابی ، رسائی ، قابل برداشت اور موافقت کے سلسلے میں ریاستوں کی ذمہ داریوں کو ختم کرنے کے لئے ، ریاست کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس بات کو یقینی بنائے کہ کوئی بھی نجی تعلیمی ادارہ جو حکومت / ریگولیٹر کی اجازت کے ساتھ قائم کیا گیا ہے نہیں ہے۔ منافع بخش ، اسیر یا کسی بھی قسم کے استحصال میں ملوث ہے۔

3. بین الاقوامی وعدے

تعلیم کا حق بھی مختلف بین الاقوامی معاہدوں کا حصہ رہا ہے جن پر حکومت پاکستان نے دستخط کیے تھے اور حقوق انسانی کے عالمی اعلامیے میں نمایاں طور پر ، اس حقوق کی مختلف جہتوں ، جو بچوں کے حقوق سے متعلق کنونشن کے آرٹیکل 28 اور 29 میں نمایاں ہیں۔ اقتصادی ، معاشرتی اور ثقافتی حقوق سے متعلق بین الاقوامی عہد نامہ کے آرٹیکل 13 اور 14 میں۔ اقتصادی ، سماجی اور ثقافتی حقوق سے متعلق کمیٹی نے تعلیم کے حق کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں ریاستی ذمہ داری کے چار بنیادی عناصر کی نشاندہی کی ہے ، یعنی دستیابی ، رسائی ، قابل برداشت اور موافقت ،جائز منافع کی فیصد کی حد کے ساتھ یہ بنیادی مندرجات ، مثالی طور پر ایک ہندسے میں ہی پاکستان میں تعلیم کے حق پر جاری جائزہ بحث کا حصہ ہونا چاہئے کیونکہ وہ اس حق کے نفاذ کے اطراف میں درپیش مسائل کو ختم کرنے میں کارآمد ہیں۔
ریاست کی دوسری اہم ذمہ داری ہے کہ وہ بلا امتیاز بنیادوں پر ، یعنی جسمانی / آن لائن اور معاشی رسائی تک تعلیم کو قابل رسائی بنائے۔

4. پاکستان میں تعلیم سے متعلق قوانین اور ضوابط

الف. ریاست کی بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ یہ یقینی بنائے کہ ان نجی تعلیمی اداروں کو تمام شہریوں کے بہترین فائدے کے
لئے کام کرنا چاہئے اور غیر معمولی فیسوں میں اضافے کے ذریعہ معاشروں کے صرف امیر ترین طبقے کی خدمت تک ہی محدود نہیں ہونا چاہئے۔ ریاست کی اس ذمہ داری کو رجسٹریشن کی ضروریات فراہم کرکے یا قانون کے تحت قواعد و ضوابط

کے ذریعے پورا کیا جاسکتا ہے ، جیسا کہ مختلف صوبوں نے درج ذیل قوانین کے نفاذ کے ذریعے کیا ہے:

الف۔ اسلام آباد

i - اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری نجی تعلیمی اداروں (ضابطہ اور فروغ) آرڈیننس ، 2006-

ii- اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری نجی تعلیمی ادارے (رجسٹریشن اور ریگولیشن) ایکٹ ، 2013

Iii- نجی تعلیمی ادارے (رجسٹریشن اور فیس کا تعین) قواعد ، 2016

ب۔ پنجاب

i- پنجاب نجی تعلیمی اداروں کا آرڈیننس ، 1984-(تشہیر اور ضابطہ)

ii- پنجاب نجی تعلیمی اداروں (فروغ و ضوابط) کے قواعد ، 1984-

ج۔ سندھ

i- سندھ نجی تعلیمی ادارے (ضابطہ کنٹرول) آرڈیننس ، 2001-

Ii- سندھ نجی تعلیمی ادارے (ضابطہ اور کنٹرول) رولز ، 2005-

د۔ (کے پی کے)

i - خیبر پختونخوا رجسٹریشن اور نجی تعلیمی اداروں کا آرڈیننس 2001-

ii- کے پی کے پرائیویٹ اسکولز ریگولیٹری اتھارٹی ایکٹ ، 2017-

ہ۔ بلوچستان

i- (بلوچستان میں غیر تسلیم شدہ تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، آرڈیننس، 1962-

ب۔ ان قوانین کے ذریعہ ریاست والدین / طلباء اور اساتذہ کے استحصال کے بغیر معیاری تعلیم کو یقینی بنانے کے لئے نجی تعلیمی اداروں / اسکولوں کے امور کی نگرانی اور ان کو منظم کرتی ہے۔ اس سلسلے میں ، سب سے اہم اور جامع قانون سازی اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن (رجسٹریشن اینڈ ریگولیشن) ایکٹ ، 2013 ہے اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد یعنی نجی تعلیمی ادارے (رجسٹریشن اور فیس کا تعین) قواعد ، 2016-

5. فیڈرل / اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری میں ریگولیٹری فریم ورک۔

الف۔ وفاقی سطح پر اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری نجی تعلیمی اداروں (ریگولیشن اینڈ پروموشن) آرڈیننس ، 2006 کے تحت ، وزارت تعلیم (کالعدم) نے اس توقع کے ساتھ نجی تعلیمی اداروں کے ریگولیٹری اتھارٹی (پی ای آر اے) کا قیام عمل میں لایا تھا کہ اس کی تقلید کو صوبوں میں نقل کیا جائے گا۔ . تاہم ، 18 ویں آئینی ترمیم کے نتیجے میں یہ نہیں ہوسکا۔

ب - آئی سی ٹی پیرا (اتھارٹی) اپنے ایکٹ ، 2013 کے ذریعہ اسلام آباد میں نجی تعلیمی اداروں کو رجسٹر اور ان کا باقاعدہ انتظام کرنے کے لئے جامع قانونی مینڈیٹ سے آراستہ ہے جس میں نصاب ، تعلیمی اداروں کے ذریعہ وصول کی جانے والی فیس کی شرح کا تعین،تدریسی عملہ کی تعلیم ، ملازمت کی شرائط ،تنخواہوں کی ادائیگی کا طریقہ اور تنخواہیں شامل ہیں۔ آئی سی ٹی پیرا (اتھارٹی) کو یہ بھی لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ اداروں کی درجہ بندی کے لئے تعلیمی معیارات اور کارکردگی کی جانچ کی نگرانی کرے۔

ج۔ پاکستان میں تعلیم کے حق کو نجی شعبے کے اسکول / تعلیم کے نظام میں منافع بخش بنانے کے لئے کی جانے والی گندی مہم کے
ذریعے خطرہ ہے جس کی وجہ سے ورچوئل کارٹلائزیشن اور بنیادی حقوق کا استحصال ہوا ہے۔ کسی بھی شعبے کو ، خاص طور پر بنیادی معاشرتی ضروریات کو نپٹانے والے ، نجی منافع خوروں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑے جاسکتے ہیں تاکہ وہ اپنی مرضی سے قیمتیں طے کرسکیں ، اور خاص طور پر چونکہ تعلیم ایک بنیادی ضرورت ہے اور نہ کہ ایک صنعت ، اس کے باوجود مقننہ کے ذریعہ فراہم کردہ طریقہ کار ، اگر مؤثر طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے تو ، نجی اداروں کو ، جو ایسے تعلیمی ادارے قائم کرتے ہیں ، کو سنگل ہندسے میں سرمایہ کاری (ROI) پر معقول واپسی دے سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس طرح کی تمام قانون سازی کی گئی ہے کہ نجی اسکولوں کی فیسوں میں اضافے پر فیس میں اضافے کی تجویز پر غور کیا جاسکتا ہے: آڈٹ شدہ مالیات ، آمدنی کی تفصیلات اور سالانہ اضافے کے حوالے سے کا نظام اخراجات کا نظام۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں:

اسلام آباد	10فیصد سالانہ اضافہ
پنجاب	5فیصد سالانہ اضافہ
سندھ	5فیصد سالانہ اضافہ
کے پی کے	10فیصد سالانہ اضافہ
بلوچستان	بلوچستان نجی تعلیمی انسٹیٹیو ٹ رجسٹریشن اینڈ ریگولیشن اتھارٹی ایکٹ، 2015ءکی

دفعہ 17 حکومت مختلف تعلیمی اداروں کے لئے ان کے محل وقوع ، فیکلٹی ، معیارات ،نتائج اور سہولیات کے مطابق سالانہ بنیادوں پر فیسوں کے نرخ کو منضبط کرنے کے لئے نوٹیفکیشن کے ذریعہ ایک کمیٹی تشکیل دے سکتی ہے۔

6.نجی تعلیمی اداروں کی جانب سے ٹیوشن فیس کی تعیin ن میں متعلقہ قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی ، ایک بار فیس اور دیگر معاوضوں میں سالانہ اضافہ۔

i. یہ معاملہ نجی تعلیمی اداروں(پی ای آئی) میں تعلیم حاصل ہونے والے لاکھوں پاکستانی بچوں جو کہ ریاستی عہدیداروں اور نجی تعلیمی اداروں کے متاثر ہ ہیں، کے بنیادی حقوق سے متعلق ہیں کیوں کہ مذکورہ ادارے ٹیوشن فیس اور دیگر چارجز مقرر کرنے کا کوئی مخصوص طریق لار اختیار نہیں کر تے ، یہاں تک کہ گرمیوں کی تعطیلات کے دوران فیس میں سالانہ اضافہ ، فیس کی ادائیگی کے لئے کوئی مناسب جواز نہیں ہے جس کو مستقل تدریسی عملے کی مطلوبہ تعداد کی دستیابی اور نجی تعلیمی اداروں کے ذریعے فراہم کردہ تعلیمی سہولیات کے مطابق منسلک کرنے کی ضرورت ہے ۔ ایسے متاثرہ طلبہ پورے ملک میں چالیس فیصد اور صرف اسلام آباد دارالحکومتی علاقہ (آئی سی ٹی) میں 55فیصد ہیں۔

ii. دنیا بھر میں تعلیم کو ایک عوامی بہبودکے طور پر سمجھا جاتا ہے مگر بد قسمتی سے پاکستان میں نجی تعلیمی ادارے کچھ معاملات میں زیادہ منافع
حاصل کر ہے ہیں جو 290فیصد یا اس سے زیادہ ہے ۔ اس سے ایک اعلیٰ مقصد منافع بخش کاروبار کے ضمن میں آجاتا ہے ۔ایسے (پی ای آئی)ادارے پاکستان میں گورننگ ضوابط اورکارپوریٹ سماجی ذمہ داری (سی ایس آر) کی تعمیل کے بغیر پاکستان میں ایک صنعت کا درجہ رکھتے ہیں۔

iii. ریگولیٹرزاسے (پی ای آئی) اداروں کے لئے 20فیصد مجموعی آمدنی پر کم سے کم منافع کے ساتھ فیس مقرر کرنے کےماڈلزبنائے
ہیں مگر ایسے (پی ای آئی)ادارے اپنے غیر متوقع منافع کو پوشیدہ رکھنے کے لئے فیس مقرر نہیں کرتے ۔ مذکورہ (پی ای آئی) ادارے اپنی مرضی سے سالانہ فیس میں دس فیصدسے

چالیس فیصد تک کا اضافہ کر تے ہیں۔ 2018ء میں پشاور ہائی کورٹ نے فیس میں اضافہ کے فارمولا پر یہ فیصلہ دیا ہوا ہے کہ کسی بھی صورتحال کے پیش نظر سالانہ فیس میں تین فیصد سے زائد اضافہ نہیں کیا جائے کیونکہ اس میں کوئی خام مال کا استعمال نہیں ہو تا۔ مذکورہ کی ملک بھر میں پیروی کی جائے۔

iv. مروجہ ضوابط کے مطابق ، تمام نجی ادارے اپنے سالانہ آڈٹ شدہ کھاتے ریگولیٹرز، رجسٹریشن اتھارٹی کو رجسٹریشن کے لئے جمع
کرانے کے پابند ہیں لیکن اس قانونی ذمہ داری کی کبھی پیروی نہیں کی گئی ہے ۔ نجی تعلیمی اداروں کا یہ عمل زائد منافع کو پوشیدہ رکھنے کے مترادف ہے ۔ حتی کہ ایسے ادارے، ریگولیٹرز ،رجسٹریشن اتھارٹی کی جانب سے کی جانے والی کارکر دگی آڈٹ کو بھی چھپاتے ہیں جو کہ بہتر طرز حکمرانی اور شفافیت اور معیار کو بہتر بنانے کی بنیاد ہے۔

v. نجی تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی تقرری متعلق قواعد کی بھی مکمل خلاف ورزی ہے جس میں بغیر کسی تحریری معاہدہ اور ملازمت کے قیود و
شرائط کے ،نا اہل افراد کو ہائر کیا جا رہا ہے ۔ کچھ کیسوں میں تو حکومت کی جانب سے نوٹیفائی کر دہ کم سے کم اجرت بھی نام نہاد اساتذہ کو نہیں دی جاتی ۔اس طر ز عمل سے ان نجی تعلیمی اداروں کو صرف کام کے دنوں کی تنخواہ ادا کرنے میں مدد ملتی ہے ۔ یہ بات بھی تکلیف دہ ہے کہ ان (پی ای آئی)اداروں میں زیادہ تر اساتذہ کو گرمیوں ،سردیوں کی تعطیلات کی تنخواہ نہیں دی جاتی جبکہ دوسری طرف طلبہ سے گرمیوں،سردیوں کی تعطیلات کی پوری فیس وصول کی جاتی ہے۔

vi. یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ زیادہ فیس وصول کرنے والے نجی تعلیمی ادارو ں کو حکومت کی جانب سے فلاحی پلاٹ دیئے گئے ہیں مگر وہ
طلبہ کو مفت یا تعلیمی سبسڈی فراہم کرنے میں نا کام رہے ہیں اور مفت اور لازمی تعلیم کے حق کے ایکٹ ،2012ءمیں صراحت کر دہ ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں بری طر ح ناکام رہے ہیں جو کہ نجی تعلیمی اداروں کو دس فیصد طلبہ کو میرٹ اور ضرورت پر مبنی وظائف فراہم کرے ۔ اگر نجی تعلیمی ادارے مطلوبہ طلبہ کی تعداد کو مفت تعلیم فراہم کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں تو وہ اسکول سے باہر 22ملین بچوں کی تعلیم کی فراہمی کے لئے شراکت کے طور پر ریاست کو اس فیس کے برابر کی رقم ادا کرے گا۔

vii. کچھ نجی تعلیمی ادارے اے لیول ، او لیول (کیمبرج / ایڈکسل) اور آئی بی انٹرنیشنل بکلوریٹی پروگرام کی پیشکش کرتے ہیں ، جبکہ پبلک سیکٹر
کے تعلیمی ادارے پروگراموں کی پیشکش نہیں کرتے۔ اس مسابقتی منافع سے نجی تعلیمی اداروں کو یہ موقع ملا ہے کہ وہ اپنی اجارہ داری قائم کریں اور دیگر چارجز کو چھوڑ کر صرف ماہانہ بھاری ٹیوشن فیس 30،000 / - سے لے کر 90،000 / - تک وصول کریں۔

viii. حالیہ اطلاعات کے مطابق نجی تعلیمی ادارے / اسکول دیگر ممالک سےحکومت کی پیشگی منظوری کے بغیر مالی امداد حاصل کرنے میں ملوث
ہیں ۔

ix - نجی تعلیمی ادارے، ریگولیٹر / رجسٹریشن اتھارٹی کی جانب سےمتعین کئے گئے کم سے کم انفراسٹرکچر کی ضروریات کی تعمیل کرنے میں ناکام
رہتے ہیں اور کھیل اور دیگر غیر نصابی سرگرمیوں کے معیار کو پورا کرتے ہوئے چھوٹے مکانات میں اسکول چلا رہے ہیں۔

7. قانونی چارہ جوئی اور سپریم کورٹ کا فیصلہ۔

i- افسوس کے ساتھ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اسلام آباد یا ملک کے دیگر حصوں میں چلنے والے نجی تعلیمی ادارے مسلسل ریگولیٹری

میکانزم /پیرامیٹر کی خلاف ورزی کر رہے ہیں ،اور مختلف ہائی کورٹ کے متضاد فیصلوں اور متعدد قانونی چارہ جوئی کے تناظر میں اپنا کام کرتے ہوئے منافع کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔

iii. تاہم ، نجی تعلیمی اداروں / اسکولوں کے ایسے تمام اقدامات کی مخالفت ہوئی ہے اور مختلف ہائی کورٹ میں ان کے فیس میں اضافہ
کے فیصلوں کو روکا گیا ہے ۔ لاہور ہائی کورٹ اور پشاور ہائی کورٹ کے متصادم فیصلوں کی سپریم کورٹ کی جانب سے سی اے 1095 بابت 2018 ء،نظر ثانی کی گئی ہے ۔ معزز عدالت نے نجی تعلیمی اداروں / اسکولوں کے لئے ریگولیٹری نگرانی کو برقرار رکھتے ہوئے ان کی رجسٹریشن ، فیس مقرر کرنے اور سالانہ فیس میں اضافہ کو مروجہ قوانین ،/ ریگولیٹری میکانزم کے تحت کرنے کا ا ۱۳ ستمبر ۲۰۱۹،ء کو حتمی فیصلہ دیا ۔

iii. مذکورہ پیرا کی پیش نظر عمومی طور پر ملک بھر کے نجی تعلیمی ادارے / اسکول اور بالخصوص اسلام آباد میں ، غیر منصفانہ ، من مانی پر مبنی رویہ اور غیر قانونی طور پر فیسوں اور دیگر چارجز میں بغیر کسی ریگولیٹری اتھارٹی کی منظوری سے اضافہ کرتے ہوئے پہلے سے مالی دباؤ کے شکار والدین کو مزید پریشان کرتے ہیں ۔

8. ریاستی عہدہ داران کی جانب سے تعلیم کو ترجیح نہ دینا اور نجی تعلیمی اداروں ، سکولو ں کی انضباطی نگرانی کا فقدان ۔

i- ریاستی عہدہ داران کی غفلت اور لاعلمی کی وجہ سے ایک طرف تو لاکھوں طلبا کے بنیادی حقوق مجروح ہوئے ہیں جبکہ دوسری
طرف تعلیم کا معیار ، عملہ فضیلت کا طریقہ کار اور حکام کی جانب سے نصاب اور کورسز کی باقاعدہ منظوری پر سمجھوتا کرنا پڑا ہے جس سے مفاد عامہ کا مسئلہ پیدا ہوا ہے اور یہ پاکستان کے دستور ،۱۹۷۳ء کے حصہ -II باب ،۱میں صراحت کردہ ان کے بنیادی حقوق ، کے آرٹیکل ۹جینے کا حق ، ۱۰۔ الف بطریق قانونی ، آرٹیکل ۱۴ قانون سے مشروط اور ۲۵ قانون کا مساوی تحفظ کی خلاف ورزی اور نفی کے ساتھ ساتھ آرٹیکل ۴ قانون کی روشنی میں معاملہ کئے جانے کا حق اور آرٹیکل ۳۸ سماجی و معاشی بہبود کا فروغ اور دستور کے دیگر معاون آرٹیکل کی بھی نفی و خلاف ورزی ہے ۔

ii. پچھلی دو دہائیوں کے دوران ، تعلیم کے شعبے میں نجی شعبے کے سرمایہ کاروں نے اپنے تجارتی مفادات کے تحفظ اور فروغ کے لئے
تعلیمی شعبے میں سیاسی اور پالیسی فیصلوں میں اپنی اجارہ داری برقرار رکھنے، موجودہ قانون سازی کو غیر موثر اور بے کار بنانےاور تعلیم کے شعبے میں غیر متوقع منافع کو جاری رکھنے کے لیے کلیدی اسٹیک ہولڈر پھر اپنا اثر و رسوخ بڑھا دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں ، اسلام آباد میں سرکاری اسکولوں میں مجموعی اندراج کی شرح ، سرکاری اسکولوں کی تعداد اور معیار / بنیادی ڈھانچے کو اپ گریڈ کرنے پر کوئی توجہ نہیں دی جارہی ہے جو کہ 400 کے قریب ہیں جبکہ نجی اسکولوں میں پچھلے 20 سالوں میں دگنا سے بھی زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ سرکاری اسکولوں میں تعلیم کے معیار کو اپ گریڈ کرنے پر توجہ مرکوز کر نے اور قواعد و ضوابط پر مبنی انتظامیہ کے ذریعہ اس کو منضبط بنانے کو ریاستی اداروں کی جانب سے جان بوجھ کر نظرانداز کیا گیا ، تاکہ نجی اسکولوں کوبر تری کا موقع فراہم کیاجائے، جن میں سے بہت سے اسکولوں میں مطلوبہ انفراسٹرکچر ، سیکھنے کے ماحول اور قابل

اساتذہ کی کمی ہے ، اس کا پھیلاؤ غیر معمولی رفتار سے ہوا ہے اور اس سے سرکاری تعلیمی نظام کی ساکھ میں کمی ہوئی ہے ۔

9. والدین کی شکایات

i- معزز اسلام آباد ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ پی ای آئی آراے کی ہدایت کے برعکس پی ای آئی آر اے ، ہاں یا نہیں ، کے معیار کی بنیاد پر موضوعی معلومات اکٹھا کرنے کی ایک غیر سنجیدہ سرگرمی میں مصروف ہے جس سے اخراجات یا فیس کا تعین کبھی بھی مقصد کے معیار پر مبنی نہیں ہوسکتا ہے یہ اخراجات کو تعلیمی خدما ت کی فراہمی کے دوران استعمال ہونے والے انفراسٹرکچر ، اساتذہ کی اہلیت ، تجربہ ، تربیت ، مضمون پر عبور/ تخصیص ، لائبریری ، لیبارٹری ، عمومی اور انتظامی لاگت ، وغیرہ کو معیاری و مقداری پہلوؤں کے معیار سے منسلک کرتا ہےیہ بھی انتہائی تشویش کی بات ہے کہ پی ای آئی آر اے نے فیس کےتعین کے فریم ورک اور ٹائم لائن کا اعلان نہیں کیا ہے اور یہ واضح نہیں ہے کہ جمع کی جانے والی معلومات کو کس طرح اخراجات کی بنیاد پر فیس کے تعین کے لئے استعمال کیا جائے گا ، جس سے فیس کے تعین کی مشق کی شفافیت پر تشویش پائی جاتی ہے۔

ii - پی ای آئی آر اے والدین کی جانب سے فیس کی ادائیگی کے لئے سپریم کورٹ میں دونوں عبوری احکامات میں سے کسی عبوری ہدایت کو نافذ کرنے میں ناکام رہا ہے جب تک کہ نئی فیس کی اطلاع نہیں مل جاتی ہے ،یعنی۔

الف) فیس کا تعین ہونے تک 20٪ کم فیس۔

ب) جنوری 2017 کی بنیاد پر فیس کی وصولی۔

iii- پچھلے پانچ مہینوں سے ، نجی اسکولوں کے طلباء کے والدین اسلام آباد کے تمام اسکولوں کی جنوری 2017 کی فیس کو شائع کرنے کے لئے پی ای آئی آر اے کا پیچھا کررہے ہیں لیکن پی ای آر اے کی جانب سے آج تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

iv- کوویڈ 19 لاک ڈاؤن کے دوران تعلیمی ادارے بند ہیں۔ کچھ نجی اسکولوں نے طلبہ کو آن لائن تعلیم کی خدمات پیش کرنا شروع کردی ہیں اور تکنیکی معاوضوں کی بنا پر 3000 سے 5000 روپے اضافی وصول کرنا شروع کردیئے ہیں ۔ انضباطی نگرانی میں کمی کی وجہ سے ، نجی اسکول آن لائن تعلیم کے لئے وہی ٹیوشن فیس وصول کر رہے ہیں جو وہ باقاعدہ کیمپس کے روایتی کلاس روم کی تعلیم کے لئے معاوضہ لے رہے تھے۔ اسکول کے اخراجات میں کافی حد تک کمی واقع ہونے، کم یوٹیلیٹی بل ، غیر تدریسی عملے میں کمی ، ماہانہ اوورہیڈ اخراجات میں کمی پر غور کرتے ہوئے ، تعلیم کی کم لاگت کا یہ ریلیف آن لائن کلاسوں کے لئے علیحدہ فیس کی شکل میں والدین تک پہنچانا باقی ہے۔

v- جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ معزز اسلام آباد ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ نے حکم دیا ہے کہ نجی اسکول کی فیس خدمات کی معقول لاگت پر مبنی ہو اور پی ای آئی آر اے کی جانب سے اس کی منظوری دی جائے۔ موجودہ منظر نامے میں ، پی ای آئی آر اے نے کیمپس میں ریگولر اور آن لائن کلاسوں کے لئے فیسوں کی سطح کا تعین طے کرنے میں تاخیر کی ہے جس کی نجی اسکولوں کو وصول کرنے کی اجازت ہے۔

vi- والدین ، جو بنیادی اسٹیک ہولڈر ہیں اور اس معاملے میں صارفین کا ان نجی تعلیمی اداروں کی جانب سے ان کے بچوں کی اسکول

سے تعلیم سے متعلق معاملات سے نمٹنے میں کوئی عمل دخل نہیں۔

vii- نجی تعلیمی اداروں میں نصاب (درسی کتابیں) پڑھائے جانے کی کوئی نگرانی نہیں ہے ، کیونکہ وہ زیادہ تر غیر ملکی مصنفین کی لکھی ہوئی کتابیں پڑھاتے کرتے ہیں۔ ان کتابوں میں متعدد بار ہماری تاریخ ، ثقافت اور مذہب کے حوالے سے تضادات رپورٹ کئے جاتے ہیں۔

viii- نجی تعلیمی اداروں کے ماحول کی بھی نگرانی نہیں کی جاتی کیونکہ ان اداروں میں سگریٹ نوشی اور منشیات کے استعمال کی اطلاعات آرہی ہیں جو کہ ناجائز / غیر اخلاقی سرگرمیوں جیسے ڈانس پارٹیوں ، ہالووین پارٹیوں ، ویلنٹائن ڈے پارٹیوں اور جدیدیت کے نام پر اسی طرح کی دیگر سرگرمیوں کا سبب بنتے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں میں اس کلچر کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ منشیات کے استعمال سے ہمارے معاشرے کا بنیادی ڈھانچہ تباہ ہورہا ہے ۔

ix- بیشتر نجی اسکولوں میں مستقل تدریسی فیکلٹی نہیں ہے اور انہوں نے اسلام آباد کے مختلف مقامات پر 5-6 اسکولوں کا احاطہ کرنے والے فیکلٹی کی خدمات حاصل کر رکھی ہوتی ہیں۔ یہ اساتذہ اس حقیقت کی وجہ سے کلاس کے دوران طلباء کو مکمل وقت اور مناسب توجہ دینے سے قاصر ہیں کیونکہ انہیں دوسرے اسکولوں میں اگلی کلاس تک پہنچنا پڑتا ہے ، جن کا وہ احاطہ کررہے ہوتے ہیں۔ زیادہ تر وہ کلاس میں دیر سےپہنچتے ہیں ، کلاس سے رہ جاتے ہیں یا انہیں جلدی چھوڑ کر جانا پڑتا ہے ۔ان نجی تعلیمی اداروں اسکولوں نے وزٹنگ سٹاف کی معاونت کے لئے تدریسی معاونین رکھے ہیں جنہوں نے زیادہ تر حال ہی میں انہی سکولوں سے اے لیول کیا ہے جو طلباء کے تمام سوالات کا جواب دیتے ہیں اور وزٹنگ سٹاف کی جانب سے اسائنمنٹس چیک کرتے ہیں۔

x. نجی تعلیمی اداروں،سکولوں کے اساتذہ شام کو ٹیوشن سنٹر،کوچنگ سنٹر،اکیڈمیاں بھی چلاتے ہیں اور والدین اپنے بچوں کو ان سنٹروں میں مجبوراً بھیجتے ہیں چونکہ ان نجی تعلیمی اداروں،اسکولوں میں باقاعدہ پڑھائی معیاری نہیں ہوتی۔ نتیجتاً پہلے سے ہی مالی دباؤ کا شکار والدین کو سکول فیس کے علاوہ ان شام کے ٹیوشن سنٹروں کو الگ سے ٹیوشن فیس دینی پڑتی ہے۔

xi. غیر تعلیم یافتہ، غیر تجربہ کار، اپنے مضمون میں مہارت نہ رکھنے والے افراد جنہیں تدریس سے کوئی آگاہی نہیں ہوتی کو بغیر کسی باقاعدہ معاہدے کے جس میں لیبر قوانین کے مطابق ملازمت کی قیود و شرائط دی گئی ہوں رکھا جاتا ہے۔

xii. یہ نجی تعلیمی ادارے،سکول عدالت عظمیٰ کے حکم اور انضباطی نظام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بھاری فیسیں وصول کر رہے ہیں جس کے نتیجے میں والدین پریشان اور مایوس ہیں۔

(الف) اکاؤنٹس کی مختلف مدات کے تحت جیسا کہ کیمپس کی سیکورٹی کے چارجز، جنریٹر چارجز، سٹیشنری و سپلائی چارجز، نئی کتابوں کی پوری قیمت کے برابر وصول کردہ استعمال شدہ کتابوں کا کرایہ جبکہ کتابیں بھی واپس کرنی ہیں، ملٹی میڈیا چارجز، داخلہ فیس، رجسٹریشن فیس، ایڈمیشن سیکیورٹی فیس، لائبریری فیس، لیبارٹری فیس، آرٹ چارجز، سپورٹس،میوزک،روبوٹکس، سومنگ چارجز، سالانہ چارجز و دیگر چارجز(ملکی و بین الاقوامی تفریحی دورے کے چارجز، بون فائر،فیئرویل،کنسرٹ،فیشن شو،فوڈ فیسٹیول چارجز، امداد، تقریبات کے لئے مخصوص لباس عام طورپر بل میں شامل نہ کیے گئے)

(ب) مذکورہ فیسیں دو ماہی اور سہ ماہی بنیاد پر بھی وصول کی جاتی ہیں جن میں موسم گرما کی تعطیلات کی ۱۰۰ فی صد فیس اور دیگر چارجز کی پیشگی وصولی شامل ہے۔

(ج) مستقبل میں فراہم کی جانے والی سروسز کے چارجز کی ادائیگی کی مقررہ تاریخ گزر جانے کی صورت میں تاخیر سے ادائیگی کے چارجز کی غیر معقول اور بالعموم بھاری رقم وصول کی جاتی ہے۔

xiii. یہ بات قابل ذکر ہے کہ او اینڈ اے لیول فائنل، میٹر و ایف ایس سی فائنل کے طلباء کے والدین کو تعلیمی سال کے اختتام یعنی جولائی تک اضافی چار ماہ کی فیس ادا کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے جبکہ ان کے بچوں نے سیشن مکمل کر لیا ہوتا ہے اور مارچ،اپریل میں بورڈ کیمبرج کے فائنل ایکسٹرنل امتحانات دے چکے ہوتے ہیں۔ ان نجی تعلیمی اداروں کے اس ناجائز اور سخت عمل کے نتیجے میں والدین کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

xiv. والدین کو فی مضمون فیس واضح طور پر بتائے بغیر کیمبرج امتحانات(او اینڈ اے لیول) کی ایکسٹرنل ایگزامینیشن رجسٹریشن فیس کی زائد وصولی۔

xv. کیمبرج،برٹش کونسل کی جانب سے(طلباء کے لئے) پیش کردہ رعایت کیمبرج ایکسٹرنل امتحانات کے لئے اندراج شدہ امیدوارونکو نہ دے کر اپنی جیب بھرنا۔

xvi. دھوکہ دہی پر مبنی مارکیٹنگ اور اشتہاربازی یا تشہیری مواد کے ذریعے عام طور پر والدین اور عوام کو دھوکہ دیا جاتا ہے تاکہ طلباء کو راغب کیا جاسکے، جو کہ نجی تعلیمی اداروں کی جانب سے پیش کردہ خدمات کی نوعیت ، خصوصیات و خواص نیز حقیقی نتائج کی غلط عکاسی کرتے ہیں، اور برانڈنگ، تہذیب و سماجی تقریبات کا فروغ ہماری ثقافتی روایات و اقدار سے مطابقت نہیں رکھتیں، نیز بیرون ملک یونیورسٹیوں میں یقینی داخلہ و وظائف کے دعوے کئے جاتے ہیں اگر طلباء ان تعلیمی اداروں سے فارغ التحصیل ہو تے ہیں۔

xvii. آئی سی ٹی پی ای آئی آر اے نے سٹیزن پورٹل پر والدین کی شکایات کا تسلی بخش حد تک ازالہ کئے بغیر بند کر دیں۔

xviii. کمشدہ بچے کے تحفظ کی پالیسی کے باعث بچے کے ساتھ زیادتی،ہراسگی کے لئے کوئی ریلیف نہیں۔

xix. پی ای آئی آر اے کی نئی بنائی جانے والی ویب سائٹ پر غلط معلومات ظاہر کرتی ہیں کہ ویب سائٹ کا مواد بالخصوص مقررہ مقاصد، مینڈیٹ، اختیارات و امور جو پی ای آئی آر اے سرانجام دے رہی ہے آئی سی ٹی پی ای آئی آر اے ایکٹ، ۲۰۱۳ء کے قانون کی تصریحات اور روح کے برعکس ہیں۔ متضاد مواد اتھارٹی کے امور کو مسخ کرتا ہے اور اسلام آباد میں نجی اسکولوں کا انضباط کار ہونے کی حیثیت سے آئی سی ٹی پی ای آئی آر اے کے کردار اور ذمہ داریوں کو سمجھنے میں اسٹیک ہولڈرز کو گمراہ کرتا ہے جس کی بنیادی ذمہ داری تعلیم سے متعلق ان بنیادی حقوق کا تحفظ ہے جن کا ضامن دستور پاکستان ہے۔ پی ای آئی آر اے ایکٹ، ۲۰۱۳ء کے مطابق اصل مقاصد، کردار، اختیارات اور امور سے متعلق موادکی اس ارادتاً غلط عکاسی کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے اور اس کا نتیجہ درج ذیل کی صورت میں نکلے گا:

(الف) پی ای آئی آر اے ایکٹ، ۲۰۱۳ء کے تناظر میں پارلیمنٹ کے امور، ان کی ساکھ اور بڑے پیمانے پر عوام کے سامنے عوام کے مفادات کے تحفظ کے لئے اعتماد کو مسخ کرنا۔

(ب) بڑے پیمانے پر عوام کے مفادات کے تحفظ کے لئے انضباطی ڈھانچے کی اتھارٹی اور مؤثر پذیری کو نقصان پہنچانا۔

(ج) بڑے پیمانے پر لوگوں کو گمراہ کرنا اور بنیادی حق (حقوق) کی خلاف ورزی ۔
(د) شفافیت کے اصولوں اور وزیر اعظم کے بہتر طرز حکومت اور قانون کی حکمرانی کے تصور کے خلاف۔

کووڈ۱۹ کے مضمرات اور آن لائن تعلیم کے اخراجات

xx. انٹرنیٹ ڈیٹا پیکیج، ہر بچے کے لئے سمارٹ فون،کمپیوٹر،لیپ ٹاپ، ٹیبلٹ، ہیڈ فون اور ایک پرنٹر خریدنے کے لئے والدین کے اضافی اخراجات۔
xxi. انٹرنیٹ انفراسٹرکچر کی دستیابی کے مسائل؛ انٹرنیٹ روابط،بینڈ ویچ کے مسائل۔
xxii. آن لائن کلاسوں، پرنٹنگ کا عمل مکمل ہونے، اور اسکول کی ہوم اسائنمنٹس وصول ،اپ لوڈ ہوتے وقت بچوں کی مدد کے لئے والدین کی ذمہ داری اور نگرانی میں اضافہ۔
xxiii. سکولوں کی جانب سے خصوصی،بامقصد آن لائن تعلیم،ای لرننگ پیکیج ماڈیولز کا کم استعمال۔
xxiv. وزارت تعلیم،قومی تعلیمی پالیسی کی سطح پر آن لائن تعلیم بشمول جائزوں کے لئے کم سے کم معیارات پر مبنی باقاعدہ پالیسی فیصلوں کا فقدان۔

10. والدین کی درخواستیں

بالا کے تناظر میں، احتراماً التماس ہے کہ پارلیمانی قائمہ کمیٹیوں کے معزز اراکین حسب ذیل درخواستوں پر غور اور منظوری دیں:

الف۔ آن لائن اور ریگولر کیمپس کلاسز کے لئے فیس کے تعین اور منظورشدہ فیس پر اس کے علیحدہ علیحدہ اعلامیہ کے عمل کو مکمل کرے۔

ب۔ نئی فیس کا تعین ہونے تک، جنوری،۲۰۱۷ء کی فیس وصول کی جائے۔

ج۔ آن لائن تعلیم، کیمپس کلاسز، فیس کی وصولی کے لئے آن لائن تعلیم کے طریق کار پر خصوصی مہارت کے لئے کم ازکم معیارات وضع کرنا اور اعلان کرنا۔

د۔ آئی سی ٹی پیرا قواعد ،۲۰۱۶ء (۲۰ جون،۲۰۱۶ء کو مشتہر کئے گئے) عوامل پر مبنی فیس کے تعین کے لئے مالیاتی طریق کار استعمال کر کے کلاس وار فیس کے تعین کی بنیاد کی واضح طور پر صراحت کرتے ہیں جن پر عالمی سطح پر تعلیمی شعبہ میں پیروی اور عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ مشتہر کردہ آئی سی ٹی پیرا قواعد پر عملدرآمد کے لئے لازماً غور کیا جائے تاکہ حسب ذیل کو یقینی بنایا جائے؛

- کم سے کم کلاس روم کے حجم کے ساتھ انسانی استعمال کے لئے لازمی موزوں اور محفوظ انفراسٹرکچر،
- کتابوں سے بھری لائبریری، لیبارٹری، ہال، گراؤنڈ، کیفے ٹیریا اور پینے کا پانی۔
- طلباء کے تناسب سے طہارت خانے، لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ طہارت خانے اور صفائی؛
- تدریس کے لئے اساتذہ کی کم ازکم تعلیم، تجربہ، تربیت اور فٹنس؛
- طلباء کے تناسب سے اساتذہ؛
- سائنس و لینگویج مضامین کے لئے مضمون میں مہارت کے حامل اساتذہ؛
- منظورشدہ نصاب تعلیم کی تدریس؛
- بچوں کے حقوق میں زیادتی، ہراسگی، امتیازی سلوک کا خاتمہ؛
- غیر اخلاقی سرگرمیوں، منشیات،تمباکو نوشی کا خاتمہ؛
- گریڈز،نتائج،غیر نصابی سرگرمیوں کی بنیاد پر غلط مارکنگ کا خاتمہ؛
- اساتذہ اور انتظامی کی ملازمت کا اسٹرکچر اور ان کی ملازمت کا تحفظ
- سہولیات، تعلیم اور غیر نصابی نتائج کی بنیاد پر اسکولوں کی درجہ بندی۔

ہ۔ موسم گرما؍سرما کی چھٹیوں کے دوران اور او؍اے لیول فائنل اور میٹرک؍ایف ایس سی فائنل کے سیشن ؍ بیرون امتحانات کی تکمیل کے بعد فیس اور دیگر چارجز کے تعین، ٹیوشن فیس میں سالانہ اضافہ، فیس کی ادائیگی کے لئے آئی سی ٹی پیرا ایکٹ،۲۰۱۳ء پر مؤثر عملدرآمد کے لئے حکومت کو ہدایات جاری کریں۔

و۔ آئی سی ٹی پیرا کو انسانی وسائل، بجٹ ، آئی ٹی سسٹم اور دی گئی انتظامی خودمختاری کی رو سے مضبوط کیا جائے تاکہ وہ مؤثر اور فعال نگرانی کے ذریعے نجی شعبہ کے تعلیمی اداروں کی خدمات کی فراہمی کو بہتر کرنے میں فعال طور پر اپنا انضباطی کردار ادا کر سکے۔

ز۔ نجی تعلیمی اداروں کی جانب سے فیس میں سالانہ اضافہ کے لئے آئی سی ٹی پیرا قواعد،۲۰۱۶ء میں فیس میں اضافہ کے فارمولہ اور منافع مارجن؍ریٹرن آن انوسٹمنٹس(آراو آئی) پر آرٹیکل ۲۵۔الف، پاکستان کے دستور میں بنیادی حقوق، تقابلی آر او آئی جس کے تحت دیگر سیکٹرز جیسے اوگرا کے دیگر انضباط کاروں کے ذریعے اجازت حاصل ہے کے تناظر اور نجی اسکولوں کی فیس پر عدالت عظمیٰ اور اسلام آباد ہائی کورٹ کے منظور کردہ فیصلوں کی روشنی میں ازسرنظرثانی کی جائے۔

ح۔ مخصوص قیود و شرائط پر اہل اساتذہ کی ہائرنگ کے لئے تمام نجی تعلیمی اداروں؍اسکولوں کے لئے پبلک اسکولوں میں تعلیم، تجربہ، مضمون میں مہارت کی رو سے اساتذہ کی ہائرنگ کے معیارات لازماً وضع کئے جائیں۔ ہائرنگ ریکارڈ، تعلیم، تربیت، تقرری کی واضح قیود و شرائط کے ساتھ معیاری تقرری کے مراسلہ جات، تنخواہ و مراعات پیرا اور متعلقہ حکام کی جانب سے نظرثانی کرنے سے مشروط ہوتاکہ آئی سی ٹی پیرا قوانین اور لیبر قوانین میں مقررہ تنخواہ کے معیارات پر تعمیل کو یقینی بنایا جائے۔

ط۔ آئی سی ٹی پیرا کو ہدایت کی جائے کہ وہ ان کی کارکردگی کی بنیاد پر رجسٹریشن، فیس کا تعین اور اسکول کی درجہ بندی؍گریڈنگ، نجی تعلیمی اداروں کا آڈٹ اور نتائج ؍سرگرمیوں کا عمل مکمل کرے اور پیرا رجسٹرڈ اسکولوں کی رپورٹ ان کی آفیشل ویب سائٹ پر رکھے؛

ی۔ گرمیوں کی چھٹیوں کی فیس ختم یا اس حد تک کم کی جائیں جو کہ اس عرصہ کے دوران اسکولوں کے آپریشنز کی صرف اصل لاگت کا احاطہ کرتی ہو۔ اس تعلیمی سال کے مارچ؍اپریل کو ختم ہونے والے تعلیمی سیشنز کے طلباء سے کوئی سمرفیس وصول نہ کی جائے۔ ان طلباء سے گرمیوں کی چھٹیوں کی فیس وصول کرنے کا قطعاً کوئی جواز نہیں ہے۔

ک۔ آئی سی ٹی پیرا کو ہدایت کی جائے کہ وہ اپنی سرکاری ویب سائٹ دونوں زبانوں میں تیار کرے تمام رجسٹرڈ اسکول اور ان کی کیٹگری؍گریڈنگ، عوام الناس کی معلومات کے شکایت کو نمٹانے کے لئے مقررہ وقت اور رابطوں کے ساتھ شکایت کے عمل کو پیرا ایکٹ، قواعد و ضوابط کے تحت منضبط کیا جارہا ہے، سے متعلق تفصیلات شامل ہوں۔

ل۔ آئی سی ٹی پیرا کو ہدایت کی جائے کہ وہ نظام کو مؤثر بنانے کے لئے اسکول کے ساتھ والدین کی بطور اہم عہدیدار کے لئے پبلک اسکولوں کے چلانے کے لئے ایف ڈی ای میں اسکول مینجمنٹ کمیٹیز کی طرز پر ہر اسکول کی پیرنٹ اسکول کونسل کا اعلان کرے۔

م۔ آئی سی ٹی پیرا اور پیرنٹس اسکول کونسلز متعلقہ قوانین پر شکایت؍خلاف ورزی کا طریق وضع کرے جس میں ازالہ کی صورتحال سے متعلق ٹریکر؍ڈیش بورڈ ہوتاکہ وزارت تعلیم اور پارلیمنٹ کی قائمہ کمیٹی سال میں دو مرتبہ اس پر میعادی جائزہ لے سکے۔

ن۔ آئی سی ٹی پیرا کو ہدایت کی جائے کہ وہ ۲۰۱۷۔۱۸ء سیشن کے لئے فیس میں غیر منظورشدہ اضافہ کو واپس لینے کے لئے فوری اقدامات کرے اور اسلام آباد میں سرکاری پلاٹوں پر قائم ۱۰۰ سے زائد نجی اسکولوں(غیر منافع بخش اسکول) کے لئے پیرا کے غیر منافع بخش کی بنیاد پر متعین کردہ فیس کی روشنی میں وضع کرے۔

س۔ آئی سی ٹی پیرا والدین اور نجی تعلیمی اداروں کے نمائندوں ہر ایک کےساتھ ۱۲ ماہ کے تعلیمی سال میں چار عوامی سماعتوں کا انعقاد کرے تاکہ پیرا ایکٹ کے نفاذ کا جائزہ لیا جائے، فیس میں اضافہ کی تجویز،جواز پر نظرثانی کی جائے، فیس، نصاب، کارکردگی اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے فراہم کی جانے والی تعلیمی سہولیات سے متعلق شکایات کا اندراج اور ازالہ کیا جائے۔

ع۔ دفتر اور اسکول کی ویب سائٹ میں اسکول کی مستند رجسٹریشن آویزاں کرے۔

ف۔ طلبہ میں تمباکو نوشی اور منشیات کے استعمال کو روکنے اور اس کی روک تھام کے لئے اسکولوں میں نگرانی کا مؤثر نظام۔

ص۔ پاکستان کے دستور میں مذکورہ قابل اطلاق قوانین اور بنیادی حقوق کے منافی، اسکولوں کی داخلہ پالیسی میں تمام قیود و شرائط کو ختم کرنا۔

ق۔ بہن بھائیوں کے لئے رعایت، میرٹ اور مستحق طلبہ کے لئے تعلیمی وظائف کی اجازت دینا۔

ر۔ اسکول کے اندر، انفرادی ضرورت پر مبنی، طلبہ کے لئے مفت اضافی کلاسز،کوچنگ۔

ش۔ رقم ضمانت کی ادائیگی،بروقت تصفیہ اور اسکول چھوڑنے کی سند کے اجراء سے متعلقہ شکایات کا فورم،قاعدہ۔

ت۔ دستور کے آرٹیکل ۲۵،الف، اور مفت اور لازمی تعلیم کے حق کا ایکٹ(ایکٹ نمبر ۲۴ بابت ۲۰۱۲ء) کی دفعہ ۷ کی ذیلی دفعہ ۳ کے تحت علمی اتھارٹی میں نمائندگی کے لئے پبلک ایجوکیشن میں ملازمت اور مصدقہ کارکردگی، اور تعلیم میں پی ایچ ڈی ڈگری کے حامل ممتاز ماہر تعلیم کے تقرر کی پالیسی وضع اور مشتہر کرنا، جسے مجاز اتھارٹی بلاتاخیر مشتہر کرے۔اسی طرح، والدین کو پالیسی مشاورت اور اس پر عملدرآمد میں مصروف عمل کیا جانا ہے۔

ث۔ مفت اور لازمی تعلیم کے حق کا ایکٹ، ۲۰۱۲ء کی رو سے میرٹ پر اور مستحق ۱۰ فیصد طلبہ کے لئے تعلیمی وظائف کی فہرست کو اسکول کے نوٹس بورڈ اور ویب سائٹ پر دستیاب بنایا جانا ہے۔

خ۔ ضابط کے طور پر آئی سی ٹی، پی ای آئی آر اے، متعصب اور بے ترتیب انداز میں فیس،قیمت کے تعین پر عمل پیرا ہو کر، دیگر انضباطی اتھارٹیز کے طریق ہائے کار اور قیمت کے تعین کی اقدار کو نظرانداز کر کے ایک غلط روایت کو ترجیح دے رہی ہے۔ اور اس طرح ایک اہم تعلق دار کے طور پر عوام کے مفادات کے تحفظ پر سمجھوتہ کر رہی ہے۔ پیرا کے ایسے پالیسی اقدامات انضباطی فریم ورک کی تاثیر کو کم کرنے اور نیپرا، اوگرا، پی ٹی اے، ایس بی پی، ڈریپ جیسے دیگر ریگولیٹرز کے لئے مسائل پیدا کرنے جا رہے ہیں جو قیمت کے تعین کا قانونی کردار بھی ادا کر رہے ہیں اور عوامی مفاد کے لئے اپنے اپنے شعبوں کو منضبط کر رہے ہیں۔

i. براہ کرم پیرا کی جانب سے خصوصی غوروخوض اور عملدرآمد کے لئے تعلیم کے شعبے پر محیط ممتاز چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ اور مالی مشاورتی گروپ میسرز بیکرٹلی کی جانب سے وضع کردہ مالیاتی معاوضے کے تعین کا ماڈل ملاحظہ کریں۔ اس ماڈل میں ایک تعلیمی ادارے کے تمام لاگتی مداخل شامل ہیں جو کہ صنعتی اقدار اور معزز عدالت کی ہدایت کی تعمیل میں شفاف اور معروضی انداز میں فیس کے تعین میں پیرا کی مدد کرے گا۔

ii. براہ کرم مالیاتی مشیر میسرز بیکرٹلی کو منسلکہ فیس کے تعین کے مالیاتی ماڈل پر اپنی جلدازجلددستیابی پر تفصیلات پیش کرنے اور اس کو زیر بحث لانے کا موقع فراہم کریں۔

یہ انکشاف کیا جاتا ہے کہ یہ معاملہ عوامی اہمیت اور آئی سی ٹی پیرا ایکٹ، ۲۰۱۳ء اور معزز پارلیمان کی جانب سے منظورشدہ متعلقہ قوانین اور نجی اداروں،اسکولوں کی نگرانی کے فقدان کے باعث بنیادی حقوق کی خلاف ورزی سے متعلق ہے۔ لہٰذا، عوامی اہمیت کا یہ معاملہ قومی اسمبلی کے معزز اراکین کے روبرو غوروفکر اور مذکورہ سفارشات کو اپنے بچوں اور پاکستان کے مستقبل کے بہترین مفاد میں فوری ریلیف،ادارے کے لئے تعلیمی پالیسی کا حصہ بنانے کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

حامد خان،

منجانب اراکین پارلیمان کمیشن برائے انسانی حقوق اور پارلیمانی ایس ڈی جی سیکرٹریٹ۔
منسلکہ؛ فیس کے تعین کا مالیاتی ماڈل
اسلام آباد کے سرکردہ اسکولوں کا غیر منظورشدہ ماہانہ جدول۔